سوال

طانی وسو(12)نا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کے دل میں شیطان نے اللہ عزوجل کے بارے میں بہت زیادہ وسوسے پیدا کردیے ہیں اور وہ اس کی وجہ بہت ڈرتا ہے خوف وہراس کا شکار رہتا ہے اس سلسلہ میں آپ کیا راہنمائی فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مد!

رے میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ شیطانی وسوسوں کے نتائج سے ڈرتا ہے، تو اس کے لیے یہ خوف وہراس نوید بشارت ہے کہ اس کے حق میں اس کے نتائج اچھے ہی ہوں گے دراصل ان وسوسوں کے ذریعے سے شیطان مومنوں پر حملہ آور ہوتا ہے تاکہ ان کے دلوں میں صحیح عقیدے کو خراب کرکے ان میں

ن کو پیش آنے والی یہ کوئی پہلی یا آخری بات نہیں ہے بلکہ جب تک دنیا میں کوئی مومن ہے، اس طرح کی باتیں پیش آتی رہیں گی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس طرح کی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ

((اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَاکَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ)) (صحیح مسلم، الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان ... ح: ۱۳۲)

تے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں!'' آپ نے فرمایا: ''یہی ایمان صریح ہے۔''

ہ دوسری روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَاکَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ» (صحیح مسلم، الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان ... ح: ۱۳۲)

و؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں!'' آپ نے فرمایا: ''یہی ایمان صریح ہے۔''

ہ دوسری روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ)) (صحیح البخاری، بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، ح: ۳۲۷۶ وصحیح مسلم، الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان، ح: ۱۳۴)

ایک کے پاس شیطان آکر کہتا ہے کہ (مخلوق کو) اس طرح کس نے پیدا کیا ہے؟ اس طرح کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ وہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ یہاں تک پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور رک جائے۔''

ن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کیا: میرے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ انہیں زبان پر لانے سے مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں جل کر کوئلہ ہوجاؤں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ)) (سنن ابی داؤد، الادب، باب فی رد الوسوسۃ، ح: ۵۱۱۲)

ہ تعریف اس اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اس کے معاملے کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا۔''

م ابن تیمیہ رحمہ اللہ کتاب الایمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ مومن شیطانی وسوسوں میں مبتلا ہوجاتا ہے جو کفریہ انداز کے وسوسے ہوتے ہیں جن سے اس کا سینہ تنگ ہوجاتا ہے، جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا: یارسول اللہ! ہم میں کسی ایک کے دل میں اگر ایسا خیال بھی آجاتا ہے کہ ا۔

((ذَاکَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ)) (صحیح مسلم، الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان ... ح: ۱۳۲)

عالص ایمان ہے۔''

وایت میں یہ الفاظ ہیں: (صحابی نے عرض کیا کہ) وہ اسے زبان پر لانا بہت گراں محسوس کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ)) (سنن ابی داؤد، الادب، باب فی رد الوسوسۃ، ح: ۵۱۱۳)

یف اس اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اس کے مکروفریب کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔''

ح کا وسوسہ بندے کی دلی کراہت وناپسندیدگی کے باوجود پیدا ہونا، پھر اس کا اسے اپنے دل سے دور کرنے کی کوشش بھی کرتا خالص ایمان ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی مجاہد کے پاس کوئی دشمن آجائے اور وہ اسے دور ہٹاتے ہوئے اس پر غالب آجائے تو یہ عظیم جہاد ہے۔

یہ رحمہ اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے فرمایا ہے: ''یہی وجہ ہے کہ طالب علم اور عبادت گزار لوگوں کو ایسے وسوسے اور شبہات پیش آتے ہیں، جو دوسرے لوگوں کو پیش نہیں آتے کیونکہ دوسرے لوگ تو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کے راستے پر چلتے ہی نہیں بلکہ وہ تو اپنے رب سے غافل ہوکر

ائل سے یہ بھی کہوں گا کہ جب تمہارے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ وسوسے شیطانی ہیں، تو انہیں وقت وتوانائی صرف کرکے دور ہٹا دو اور ان کے خلاف برسرپیکار ہوجاؤ یہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے بشرطیکہ تم ان کے خلاف مجاہدہ کرتے رہو، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

-(ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورہا مالم تعمل او تتکلم)) (صحیح البخاري، العتق، باب الخطاء والنسیان فی العتاقۃ والطلاق، ح: ۲۵۲۸ وصحیح مسلم، ح: ۱۲۷)

تعالیٰ نے میری امت کے سینوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں سے درگزر کا رویہ اختیار فرمایا ہے، جب تک وہ ان کے مطابق عمل نہ کرے یا ان کے مطابق بات نہ کرے۔''

ۂ دل میں آنے والے ان وسوسوں پر اعتقاد رکھتے ہیں ؟ یا انہیں حق سمجھتے ہیں ؟ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی اس طرح صفت بیان کریں جس طرح آپ کے دل میں وسوسہ آتا ہے ؟ تو آپ اس کا یہ جواب دیں کہ ہمیں اس طرح کی بات زبان پر لانا زیب نہیں دیتی ، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور یہ تو بہت بڑ

، ہمارے لیے ایک مفید دوا کی نشان دہی فرما دی ہے جو موجب شفا ہے اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ وسوسے کی حالت میں انسان اعوذ باللہ پڑھ لے اور وسوسے کو ترک کر دے ۔ جب انسان وسوسے کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا رہے تاکہ اس کی رضا اور اجر و ثواب کو حاصل کر سکے تو اللہ تعالیٰ کے

★ اس صورت میں اعوذ باللہ پڑھ لیا جائے اور دل میں آنے والے خیالات بالکل ترک کر دیئے جائیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ۔

بادت اور عمل کو انہماک اور استغراق کے ساتھ ، اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت بجالاتے ہوئے اور اس کی رضا کے حصول کے لیے سر انجام دیا جائے ۔

نسان اگر مکمل توجہ ، انہماک اور استغراق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سارے وسوسے کافور ہو جائیں گے ۔

★ اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ دعا اور التجا بھی کی جائے کہ وہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ ان وسوسوں سے محفوظ رکھے ۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

---

[1] صحیح البخاري و مسلم کتاب الایمان ، طبع ہندیہ!

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل : صفحہ 45

[محدث فتویٰ]